839-زانیہ کو گھر میں قید کرنے والی آیت کی منسوخی

سوال

میں سورۃ النساء کی آیت نمبر (15) کے معنی معلوم کرنا چاہتا ہوں جس میں زانیہ عورت کو گھر میں موت تک قید کرنے کا کہا گیا ہے یا پھر اس کے لیے کوئی نکلنے کا راہ بن جائے ۔

تو کیا اس سے زانیہ کی سزا مراد لی جا سکتی ہے یا پھر باقی عمر قید کرنا مقصود ہے ؟

اور کیا اس کا معنی کیا ہے کہ اللہ تعالی اس کے لیے کوئی راہ نکال دے ؟ میں چاہتا ہوں کہ اسلام مسلمانوں سے ہی سمجھوں ، میں آپ کا وقت دینے پر مشکور ہوں

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{تمہاری عورتوں میں سے جو بھی بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو ، اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو ، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کردے ، یا پھر اللہ تعالی ان کے لیے کوئی اور راہ نکال دے }.النساء (15) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ اگر عورت کا زنا دلائل و گواہی سے ثابت ہوجاتا تو اسے گھر میں موت تک قید کردیا جاتا اور اس کا گھر سے نکلنا ممکن نہ تھا ، اس لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

اور تمہاری وہ عورتیں جو فحش کام کریں ، یعنی زنا کریں ، ان پر اپنے اندر سے چار گواہ طلب کرو ، اور اگر گواہی دیں دیں تو انہیں موت تک گھروں میں قید رکھو یا پھر اللہ تعالی ان کے لیے کوئی اور راستہ نکال دے ۔

اللہ تعالی نے ان کے لیے جو راستہ بنایا وہ اس حکم کی منسوخی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

حکم اسی طرح تھا حتی کہ اللہ تعالی نے سورۃ النور میں کوڑے یا پھر رجم کا حکم نازل کرکے اسے منسوخ کردیا ، اور اسی طرح عکرمہ اور سعید بن جبیر ، حسن اور عطاء خراسانی اور ابو صالح ، قتادہ اور زید بن اسلم اور ضحاک سے مروی ہے کہ یہ منسوخ ہے جو کہ ایک متفقہ مسئلہ ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ سعید سے اور وہ قتادہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے حسن سے اور وہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے بیان کرتے ہیں رحمہم اللہ جمیعا انہوں نے بیان کیا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو آپ اسے محسوس کرتے اور آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا تھا، ایک دن اللہ تعالی نے آپ پر وحی نازل فرمائی اور جب آپ سے وحی کی حالت ختم ہوئی تو فرمانے لگے :

مجھ سے حاصل کرلو، اللہ تعالی ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے، شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ اور کنوارہ کنوارے سے، شادی شدہ کو سو کوڑے اور پتھروں سے رجم، اور کنوارے کو سو کوڑے اور ایک برس کے لیے جلاوطنی۔

اسے اصحاب سنن اور امام مسلم رحمہم اللہ نے بھی قتادہ عن الحسن عن الحطان عن عبادہ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں :

مجھ سے حاصل کرلو اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ کنوارے سے (زنا کرے تو) سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہے، اور شادی شدہ شادی شدہ سے (زنا کرے تو) سو کوڑے اور سنگسار ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

پہلے پہل ابتداء اسلام میں زانیوں کی سزا یہی تھی، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اور حسن کا یہی قول ہے اور ابن زید نے کچھ زیادہ کہا ہے کہ : اور انہیں (زنا کرنے والوں کو) بطور سزا نکاح سے موت تک منع کردیا جاتا تھا اس لیے کہ انہوں نے کسی وجہ کے بغیر (زنا) کا ارتکاب کیا تھا۔

لیکن یہ حکم بھی ایک وقت تک رہا جو کہ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ میں بیان ہے کہ :

(مجھ سے حاصل کرلو، مجھ سے حاصل کرلو اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ کنوارے کے ساتھ (زنا کرے تو) سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی اور اگر شادی شدہ شادی شدہ سے (زنا کرے تو) سو کوڑے اور رجم (سنگسار) ہے۔

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ کوڑوں کے ساتھ ساتھ اذیت اور تعزیر باقی ہے، اس لیے کہ ان کا آپس میں کوئی تعارض نہیں بلکہ یہ دونوں ایک شخص پر محمول کی جاسکتی ہیں، لیکن قید کے منسوخ ہونے پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم۔

بہتر ہے کہ اس کے بعد والی آیت کی تفسیر بھی معلوم کرلی جائے تا کہ مکمل فائدہ ہوسکے جو کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿اور تم میں سے جو افراد ایسا کام کریں انہیں اذیت دو اور اگر وہ دونوں توبہ اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں تو انہیں تکلیف دینے سے اعراض کرلو، بلاشبہ اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے﴾ النساء (16)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

اللہ تعالی کا یہ فرمان : ﴿اور تم میں سے جو افراد ایسا کام کریں انہیں اذیت دو﴾ یعنی جو دو مرد آپس میں فحش کام کریں انہیں اذیت دو۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور سعید بن جبیر وغیرہ کا کہنا ہے کہ :

انہیں یہ اذیت انہیں شتم برا بھلا کہنے اور عار دلانے اور جوتے وغیرہ مارنے میں ہے۔

ابتداء میں حکم اسی طرح تھا بعد میں اللہ تعالی نے کوڑوں یا پھر رجم کے ساتھ منسوخ کردیا ۔

عکرمہ ، عطاء ، حسن ، اور عبداللہ بن کثیر رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ آیت عورت اور مرد کے زنا کرنے کے بارہ میں نازل ہوئی ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان : .{اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں}. ۔

یعنی اگر وہ اپنے اس فعل کو ترک کردیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں اور اچھے اعمال کرنے لگیں توان دونوں سے اعراض کرلو اور انہیں کوئی اذیت نہ دو ۔

.{توان دونوں سے اعراض کرلو}. یعنی انہیں برا بھلا نہ کہو اور انہیں عار بھی نہ دلاؤ کیونکہ وہ اس سے توبہ کرچکے ہیں اور توبہ کرنے والا اسی طرح ہے جس طرح کہ کسی کے گناہ نہ ہوں ۔

اور فرمان باری تعالی ہے :

.{بلاشبہ اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے}. ۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کی مرتکب ہو تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور اسے اس پر عار نہیں دلائی جائے گی) ۔

یعنی حد لگائے جانے کے بعد اس نے جو کچھ کیا ہے اس کی عار نہیں دلائی جائے گی کیونکہ جو کچھ کیا ہے اس کا کفارہ ہے ۔

واللہ اعلم.